Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدھ | 24-جون 1998ء

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 24 جون 1998ء 28 صفر المظفر 1419 ہجری 24 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 134

تربیتِ اولاد

حضرت ایوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

(ترمذی ابواب البر والصلہ باب فی ادب الولد)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے، مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں، نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتدا میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں، تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔

(-) حاصل کلام یہ ہے کہ لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں، مگر نہ اس لئے کہ وہ خادمِ دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی اُمید اس سے کیا ہو سکتی ہے؟۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 562)

تحریک جدید

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں۔ اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں۔ کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے تاکہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور وہ اپنی اولاد کو بھی نصیحت کرتے رہیں۔"

(تقریر بموقعہ سالانہ اجتماع انصار اللہ 26-10-57)

کوئی مصلحت ہوگی

ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے جبکہ وہ چار برس کے تھے۔ دیا سلائی لے کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مسودوں کو آگ لگا دی اور آن کی آن میں ساری محنت کو ضائع کر دیا۔ مگر آپ نے کسی بھی خفگی یا رنج کا اظہار نہیں کیا بلکہ مسکرا کر صرف اتنا کہا۔

"خوب ہوا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی مصلحت ہوگی اور اب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود حصہ سوم مرتبہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی ص 47)

اپنی اولاد کے لئے ہروقت بہت دعائیں کرنی چاہئیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ وہ دعائیں بھی ہیں جو بعض دفعہ دور جاتے ہوئے بچوں کو واپس کھینچ لاتی ہیں۔ ایسے رسوں سے وہ جکڑے جاتے ہیں وہ دکھائی نہیں دیتے۔ اور قرآن کریم نے جو آسمان کے نظام کے استقرار کا ذکر فرمایا ہے۔ اس میں ایسے ہی رسوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ایسے ستونوں سے ہم نے ان کو باندھ رکھا ہے یا ان ستونوں پر قائم رکھا ہے تم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔ تو یہ الٰہی نظام ہے۔ جس میں پاک لوگوں کی اولادوں کو بھی خدا بالآخر ایسے رسوں سے جکڑ دیتا ہے کہ اپنے مدار سے باہر نکل نہیں سکتے اور یہ دعاؤں کے رسے ہیں بہت دور تک یہ اپنا کام دکھاتے ہیں۔ پس اگر وقتی طور پر کسی سے غلطی ہو بھی جائے اور وہ بعض باتوں میں جان کر یا غفلت یا لاعلمی کے نتیجے میں اپنی اولاد کے مفادات کے تقاضے نہ پورے کر سکے تو دعائیں اس کا سہارا بن جاتی ہیں اور دعاؤں کے نتیجے میں پھر ایسے بچے ایک حد سے آگے بدکنے کی توفیق نہیں پاتے۔ کیوں؟ وہ رسے وہ ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں دے رہے مگر موجود ہیں اور یہ دعاؤں کے رسے ہیں۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایک موقع پر اس مضمون کو خوب کھول کر بیان فرمایا۔ آپ سے ایک شکایت کی گئی کہ ایک شخص جو اپنی اولاد پر تربیت کے معاملے میں بہت سختی کرتا ہے، ناواجب سزائیں دیتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اتنا اس پر ناراض ہوئے کہ شاذ کے طور پر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو ایسے غصے کی حالت میں دیکھا گیا ہے آپ نے فرمایا وہ شرک کرتا ہے۔ اس کے اختیار میں ہے تربیت کرنا۔ ؟ یعنی جہاں تربیت سے غفلت ہو وہ بھی گناہ ہے لیکن تربیت کو اپنے ہاتھ میں سمجھ لینا چاہے ڈنڈے کے زور سے کی جائے یہ بھی ناجائز اور یہ بھی شرک کے مترادف ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو چاہئے کہ دعا کرے یعنی اگر تربیت کے بعد جو مناسب حقوق ہیں تربیت کے وہ ادا کرنے کے بعد پھر بھی کچھ کمی رہ جاتی ہے تو وہ خدا نہیں ہے پھر دعا کرے پھر دیکھے کہ دعا اثر دکھائے گی۔ پس حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے کبھی بھی اپنی تربیت پر بناء نہیں کی اس کثرت سے دعائیں کی ہیں بلکہ پیدائش سے بھی پہلے دعائیں شروع کر دیں کہ ان کے نتیجے میں جو کمیاں رہ گئی تھیں اللہ خود پوری کرتا رہا ہے۔ بہت سے ایسے ابتلاء کے دور آئے ہوں گے کئی قسم کے ایسے صدمے پہنچے ہوں گے جو دین پر بھی بد اثر ڈالتے ہیں مگر خدا نے بچایا ہے اس لئے کہ آپ کی اولاد آپ کی دعاؤں کے حصار میں رہی ہے۔ جیسے قلعہ کی فصیلیں ہوتی ہیں وہ اندر رہنے والوں کو بچاتی ہیں اس طرح دعائیں بھی بعض دفعہ قلعہ کی دیواریں بن جایا کرتی ہیں۔

(-) تو ایسے لوگوں کو اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں مگر اس وقت چاہئیں جب دعا کے وقت ہوتے ہیں۔ جب پانی سر سے گذر جائے تو ایک قسم کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس وقت اعجازی طور پر اللہ چاہے تو جو چاہے دکھاوے مگر عام قانون یہی ہے کہ جو شخص جس طرح خدا سے تعلق رکھتا ہے اس کی اسی حد تک سنی جاتی ہے۔

(از خطبہ 20-جنوری 1990ء الفضل 18-مارچ 1997)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

24 احسان 1377 ہش 24 جون 1998ء

خدائی وعدے

گذشتہ دنوں احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا 18- مئی 84ء کا خطبہ جمعہ نشر کیا گیا- یہ اس دور کا خطبہ ہے جب حضرت صاحب تازہ تازہ لندن تشریف لے گئے تھے- 4- مئی 84ء کو آپ نے بیت الفضل لندن میں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا اس لحاظ سے یہ تیسرا خطبہ جمعہ تھا-

اس زمانہ میں حضرت صاحب کے تازہ پیغام کا واحد ذریعہ کیسٹس تھیں جو بعض دفعہ کئی ہفتوں اور بعض دفعہ کئی مہینوں کے بعد پہنچتی تھیں- مگر جب بھی ملتی تھیں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑا دیتی تھیں- یہ خطبہ بھی کیسٹ کے ذریعہ سنا ہوا تھا اور کئی دفعہ سنا مگر اب اس تصویری متحرک رابطے نے وہ زمانہ نظروں کے سامنے پھرا دیا-

1984ء میں جماعت احمدیہ پاکستان ایک نہایت ہی خطرناک ابتلا سے گزر رہی تھی جس کی یادیں اور تفاصیل آئندہ تاریخ کی امانت ہیں- مگر اس مہیب وقت میں بھی حضرت صاحب کے چہرے پر دکھوں اور مایوسی کی بجائے جلال اور توکّل کا نور نظر آتا ہے- آپ کی آواز میں لرزش کی بجائے ایک گھن گرج ہے- اور جماعت کو خوشخبری اور تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کوئی خوف اور غم نہ کرو خدا تمہیں ہر اس میدان میں نمایاں ترقی دے گا جس میدان میں مخالف تمہیں کمزور کرنے کی کوشش کرے گا-

اس موقع پر آپ نے ایک سات نکاتی پروگرام کا اعلان فرمایا جس میں تعمیر بیوت الذکر کے منصوبے کے ساتھ اشاعت کتب' تراجم' دعوتی مراکز بڑھانے کے پروگرام شامل تھے-

آپ نے انگلستان اور جرمنی میں نئے مراکز کے قیام کا اعلان فرمایا اور خوشخبری دی کہ بجلیاں ہیں تو کسی اور کے لئے ہوں گی ہمارے لئے تو یہ رحمت کے بادل ہیں

آج اس خطاب کو 14 سال گزر رہے ہیں اور اس میں کہی گئی ہر بات کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں- جماعت 1984ء کی نسبت ہزاروں گنا بلند مقامات طے کر رہی ہے کُل عالم میں جماعتی ترقیات کا ایک ایسا دور 1984ء سے شروع ہوا ہے جو مسلسل ترقی پذیر ہے- آج خدا نے ایم ٹی اے کے ذریعہ اس دور کے دھندلے نقوش کو ابھار کر ہمیں نئی دنیائیں دکھا دی ہیں-

کیا یہ سب پیشگوئیاں تھیں کیونکہ ان کا حرف حرف عمل کی دنیا میں ڈھل چکا ہے-

یقیناً یہ پیشگوئیاں ہی تھیں جو الٰہی جماعتوں کی ازلی ابدی تقدیر کی نشان دہی کر رہی تھیں- کیونکہ اس بستی میں پیٹ پر پتھر باندھ کر طاقتور سلطنتوں کی فتح کی بشارتیں دی جاتی ہیں-

پس اگر ماضی کے وعدے پورے ہو چکے ہیں تو مستقبل میں بھی خدا کے وعدے ضرور پورے ہوں گے- اللہ تعالیٰ ہمیں وہ دور بھی اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

لباس اور بستر ساتھ لے گیا

قیام پاکستان کے بعد حضرت امام جماعت الثانی ابھی لاہور کے رتن باغ میں قیام پذیر تھے اور سلسلہ کی مالی حالت بہت کمزور تھی کہ انہی ایام میں سلسلہ کے اشد مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ایک لڑکا کہیں سے پھرتا پھراتا وہاں آگیا- حضرت صاحب کو اس کا علم ہوا تو آپ نے حکم دیا کہ اس کے قیام وطعام اور لباس کا بندوبست کیا جائے اس ارشاد کی تعمیل کی گئی مگر افسوس کہ وہ پندرہ سولہ دن وہاں رہ کر چلا گیا لباس اور بستر تو ساتھ لے گیا مگر آرام دہ رہائش اور خوراک سے محروم ہو گیا-

(تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 537)

غزل

جب اس کی بدل گئیں نگاہیں
شاہوں کو ملی نہیں پناہیں

جب چھاؤں نہ دیں جہاں پناہیں
بانہوں میں سمیٹ لیں وہ بانہیں

دشمن کو خبر نہیں کہ کیا ہیں
یہ اشک یہ آہ کی سپاہیں

تو اگر ساتھ نہ دے ہمارا
ہم کیسے یہ زندگی نباہیں

اب کج کلاہِ دوجہاں کے آگے
گرنے کو سروں سے ہیں کلاہیں

آخر ترے پاشکستگاں کو
لے آئیں تری طرف ہی راہیں

اے شخص تو جان ہے ہماری
مر جائیں اگر تجھے نہ چاہیں

سو بار مریں تو تیری خاطر
سو بار جئیں تو تجھ کو چاہیں

اے شخص کہاں چلا گیا تُو
آ جا کہ ترس گئیں نگاہیں

ہو صاحبِ دل تو نذر ہیں یہ
کچھ اپنی کچھ عہدؔ کی کراہیں

عبید اللہ علیم

بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

خوابوں کی اقسام اور ان کی پہچان

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی مجلس سوال و جواب

فرمودہ 9-اپریل 44ء
مرتبہ- مولوی محمد یعقوب صاحب

عرض کیا گیا- کہ خوابوں کی کتنی اقسام ہیں آپ نے فرمایا- خوابیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی آتی ہیں- اور شیطان کی طرف سے بھی آتی ہیں- اسی طرح بعض نفسانی خوابیں ہوتی ہیں اور بعض ایسی خوابیں ہوتی ہیں جو دماغی بناوٹ کا نتیجہ ہوتی ہیں- گویا جہاں تک خواب کا سوال ہے- ایک خواب وہ ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے- ایک خواب وہ ہوتی ہے جو شیطان دکھاتا ہے- ایک خواب وہ ہوتی ہے جو ذاتی خواہشات کے نتیجہ میں آتی ہے- اور ایک خواب وہ ہوتی ہے جو بیماری یا کسی اور جسمانی تغیر کے باعث آتی ہے- بیماری کے نتیجہ میں انسان کو جو خواب آتی ہے- اس میں انسان کو ایسی چیز نظر آتی ہے جس کا بیماری سے تعلق ہوتا ہے- مثلاً نزلہ کی شکایت ہو' تو انسان رؤیا میں دیکھتا ہے کہ وہ پانی میں غوطے کھا رہا ہے- یا چھت سے پانی ٹپک رہا ہے جس شخص کے معدہ یا دل میں کوئی خرابی ہو- وہ خواب میں اپنے آپ کو اڑتے یا اوپر سے نیچے کی طرف گرتے دیکھتا ہے- جس شخص کو بدہضمی کی شکایت ہو- اسے یہ دکھائی دیتا ہے کہ میرے سامنے آگ لگی ہوئی ہے- اور میں بھاگ نہیں سکتا- اگر دماغ میں رطوبت بڑھ جائے- تو انسان رؤیا میں کہیں تالاب دیکھتا ہے- کہیں بارش برستی دیکھتا ہے کہیں گدلا پانی دیکھتا ہے- اور چونکہ ایسی خواب دماغ پر ایک بوجھ کے نتیجہ میں انسان کو آتی ہے اس لئے بالعموم ایسی خوابیں پریشان خوابیں ہوتی ہیں- یہ نہیں ہوتا کہ آرام اور سکون سے اسے کوئی نظارہ نظر آرہا ہو- وہ جو نظارہ بھی دیکھے گا اس میں پریشانی اور اضطراب ہوگا- دیکھے گا کہ بھاگا جا رہا ہوں- کہ راہ میں کوئی روک واقعہ ہو گئی اور میں گر پڑا- پھر اٹھا اور دوڑا آگے دیکھا کہ شخص کھیت میں سے مولیاں توڑ رہا ہے- وہاں سے گزرا- تو ایک بیل کو جاتے دیکھا- غرض اس کی خواب سے اضطراب ظاہر ہو رہا ہوگا- جو بتا رہا ہوگا کہ یہ خواب خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں- بلکہ کسی بیماری کا نتیجہ ہے اس کے مقابلہ میں وہ خوابیں جو خواہشات نفسانی کے نتیجہ میں آتی ہیں- ان کے پہچاننے کا ایک بڑا ذریعہ یہ ہوتا ہے کہ جس قسم کی خواہش انسان کے دل میں ہوگی- ویسی ہی اسے خواب آجائے گی- اگر کوئی شخص ملازمت کی تلاش کر رہا ہو- تو اسے خواب آجائے گی- کہ مجھے نوکری مل گئی ہے ایسی خوابوں میں ننانوے فی صدی احتمال ہوتا ہے کہ خواہشات نفسانی کا نتیجہ ہیں- یا ایک شخص کی خواہش ہوتی ہے- کہ مجھے فلاں رشتہ دار مل جائے- اس خواہش کا اس پر اس قدر غلبہ ہوتا ہے- کہ وہ رؤیا میں دیکھتا ہے کہ اس کا وہ رشتہ دار اسے مل گیا ہے یا نہیں ملا- ایسی خوابوں میں ہمیشہ پہلا قیاس اسی طرف جائے گا- کہ یہ نفسانی خواہش کے نتیجہ میں آئی ہیں- اور ننانوے فی صدی ایسا قیاس درست ہوتا ہے- پھر جو خوابیں شیطانی ہوتی ہیں- ان کی بعض علامتوں کا رسول کریم ﷺ نے احادیث میں ذکر فرمایا ہے اور بعض علامات کا قرآن کریم سے بھی استدلال ہوتا ہے- مثلاً پہلی علامت شیطانی خواب کی یہ ہے کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوگی جس سے دین کی تائید ہوتی ہو- کیونکہ شیطان کو دین سے کوئی غرض نہیں- دوسری علامت شیطانی خواب کی یہ ہوتی ہے- کہ ایسی خواب ہمیشہ دل میں مایوسی پیدا کرتی ہے- قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے مایوسی سے منع فرمایا ہے- اور رسول کریم ﷺ نے احادیث میں بتایا ہے- کہ مایوسی والی خوابیں شیطان کی طرف سے آتی ہیں جب بھی کوئی ایسی خواب آئے- تمہیں سمجھ لینا چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں- بلکہ شیطان کی طرف سے ہے- اس میں کوئی شبہ نہیں- کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی بعض دفعہ منذر رؤیا دکھائی جاتی ہیں- خود انبیاء کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وہ بشارت بھی دیتے ہیں- اور لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتے بھی ہیں- پس یہ مطلب نہیں کہ جب بھی کسی کو کوئی منذر رؤیا ہو وہ اسے شیطان کی طرف سے سمجھ لے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب متواتر اور مسلسل منذر رؤیا ہوں- تو وہ ضرور شیطان کی طرف سے آتی ہیں- چنانچہ بعض لوگوں کے متعلق دیکھا جاتا ہے وہ جہاں بھی بیٹھتے ہیں- دوسروں کو بتاتے ہیں آج ہم نے خواب میں دیکھا ہے کہ تمہارا باپ مر گیا ہے- آج ہم نے دیکھا ہے تمہارا بھائی مر گیا ہے- آج ہم نے دیکھا ہے تمہارا بیٹا مر گیا ہے- غرض جب بھی انہیں کوئی خواب آتی ہے ڈرانے والی اور دلوں میں مایوسی پیدا کرنے والی ہوتی ہے- اور یہ شیطان کا کام ہے خدا کا کام نہیں- اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ خدا کی رحمت ہر چیز پر غالب ہے تو یہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے- کہ اس کی طرف سے جب بھی خواب آئے گی- منذر ہی ہوگی- اور عذاب کی ہی اس میں خبر ہو گی- تبشیر کا کوئی پہلو اس میں نہیں ہوگا- پس ایک نمایاں علامت اس قسم کی خوابوں کی یہ ہے کہ ان میں انذار اور مایوسی کا پہلو غالب ہوتا ہے- تبشیر اور امید کا پہلو بہت ہی کمزور ہوتا ہے- اور اگر امید کا کوئی پہلو ہو تو وہ ہمیشہ ظاہری حالات و واقعات کے خلاف ہوگا- مگر ان ظاہری حالات سے مراد مادی حالات نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ پہلو اس کے قلبی حالات کے خلاف ہوگا- مثلاً وہ رات دن اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کرتا ہے مگر خواب میں وہ یہ دیکھتا ہے کہ میں جنت میں چلا گیا ہوں- حالانکہ خدا کی نافرمانیوں کا نتیجہ کبھی جنت نہیں ہو سکتا- پس جب بھی اس کی قلبی اور روحانی کیفیت اور ہو گی- اور خواب اور کچھ ظاہر کر رہی ہو گی- تو یہ امر اس بات کا قطعی ثبوت ہو گا- کہ جو خواب اسے دکھایا گیا ہے- وہ شیطان کی طرف سے ہے- اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں-

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو جو خواب دکھایا جاتا ہے اس میں وقار ہوتا ہے اس میں سکینت ہوتی ہے- اس میں صفائی ہوتی ہے- اس میں علم غیب کا اظہار ہوتا ہے اس سے دین کی تائید ہوتی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کے قلب میں بڑھتی ہے- مگر دماغی یا نفسانی یا شیطانی خوابوں میں کوئی تسلسل نہیں ہوتا- کوئی وقار نہیں ہوتا- کوئی ترتیب نہیں ہوتی- کوئی صفائی نہیں ہوتی- انسان دیکھتا ہے کہ میں چلا جا رہا ہوں- کہ راستہ میں ایک باغ آگیا پھر دیکھا تو اپنے آپ کو ریل کی پٹڑی پر چلتے ہوئے پایا پھر نظارہ بدلا تو دیکھا میاں رحمت علی کھڑا ہے اور میں اس سے پوچھتا ہوں میاں رحمت علی تم نے مولیاں توڑلیں- پھر دیکھا تو ایک قلعہ سامنے نظر آیا غرض نہ کوئی تسلسل ہوتا ہے نہ کوئی مطلب ہوتا ہے- نہ کوئی نئی بات ہوتی ہے نہ کوئی نظارہ کی صفائی ہوتی ہے- یوں معلوم ہوتا ہے کہ خواب دیکھنے والا دماغی پریشانی میں مبتلا تھا- جس کے نتیجہ میں اسے ایسے بے جوڑ نظارے نظر آنے لگ گئے- پس ان خوابوں کے پہچاننے کی ایک بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ ان میں تسلسل نہیں ہوتا- اور خواب کی زنجیر جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی نظر آتی ہے- لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خواب دکھائی جائے اس میں ایک عجیب تسلسل پایا جاتا ہے بعض بعض دفعہ الٰہی خوابوں میں بھی تسلسل ٹوٹتا ہوا نظر آتا ہے- مگر درحقیقت وہ تسلسل کا انقطاع نہیں ہوتا- بلکہ دو الگ الگ نظارے ہوتے ہیں- جو دکھائے جاتے ہیں جس طرح ایک فلم کے بعد دوسری فلم لائی جاتی ہے اسی طرح ایک نظارہ کے بعد اللہ تعالیٰ دوسرا نظارہ دکھا دیتا ہے- بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ تسلسل جاتا رہا- مگر درحقیقت ہر حصہ اپنی ذات میں مربوط اور مکمل ہوتا ہے- اور وہ دو حصے دو الگ الگ واقعات کے نظارے ہوتے ہیں- مگر پریشان خواب کا کوئی ٹکڑہ بھی اپنی ذات میں مکمل نہیں ہوتا-

دوسری بات یہ ہے کہ الٰہی خوابوں میں علم غیب بڑی کثرت کے ساتھ ہوتا ہے اور علم غیب ایک ایسی چیز ہے جس کا سوائے خدا کے اور کسی کو علم نہیں ہوتا- ایسی خوابیں جب اپنے وقت پر پوری ہوتی ہیں تو ہر شخص کو یقین دلا دیتی ہیں کہ یہ خوابیں خدا کی طرف سے تھیں- حدیث النفس یا شیطانی نہیں تھیں- میں نے دیکھا ہے میرے ساتھ خدا تعالیٰ کا اس وقت تک یہی سلوک ہے کہ جب بھی مجھے کسی بات کا فکر ہوا اور میں اس کے متعلق دعا کروں تو بالعموم اس موقعہ پر اس کا جواب الہاماً نہیں ملتا- اس سے اللہ تعالیٰ مجھے تسلی دیتا ہے- کہ میرے خواب و الہام خواہش کے نتیجہ میں نہیں ہوتے-

تصویری زبان میں خوابیں اسی طرح الٰہی خوابیں عموماً تصویری زبان میں دکھائی جاتی ہیں- جو اس بات کا ایک ثبوت ہوتی ہیں کہ ان میں دماغی بناوٹ کا دخل نہیں انسانی دماغ وہی بات بنا سکتا ہے جس کا اسے علم ہو- لیکن جب تمثیلی زبان میں کوئی رؤیا ہو- تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا- کہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے مثلاً اگر کسی کو خواہش ہو- کہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور وہ اس کے لئے دعا کرے- تو اللہ تعالیٰ اگر اسے بیٹا دینا چاہے گا تو بجائے اس کے کہ وہ یہ دکھائے- کہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے- وہ اسے یہ نظارہ دکھادے گا کہ اسے آم ملا ہے- گویا خدا بالعموم اس تصویری زبان میں انسان کے ساتھ کلام کرتا یا آئندہ رونما ہونے والے حالات اس پر ظاہر کرتا ہے جو دماغی بناوٹ کا نتیجہ نہیں ہو سکتے- لیکن اگر کوئی ایسا شخص ہو- جسے معلوم ہو- کہ آم کی تعبیر بیٹا ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اسے کسی اور رنگ میں اس حقیقت سے مطلع فرمائے گا- کیونکہ تصویری زبان بہت وسیع ہے- اس میں اگر آم دکھا کر یہ بتایا جا سکتا ہے کہ تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہوگا- تو اللہ تعالیٰ ایسا بھی کر سکتا ہے کہ اسے گلاب یا چنبیلی یا نرگس وغیرہ کا پھول دکھا دے- یا آم کی بجائے انگور اسے خواب میں نظر آجائیں- اور اس طرح لطیف پیرایہ میں اللہ تعالیٰ اسے اپنے منشاء سے آگاہ فرما دے یہ تصویری زبان ایسی ہے- جو انسان خود نہیں بنا سکتا- اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اس زبان میں آئندہ ظاہر ہونے والے واقعات سے اپنے بندوں کو اطلاع دیتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ تصویری زبان میں انسان سے کلام کرتا ہے اور یہ زبان اتنی لطیف ہوتی ہے- کہ اس میں دماغی بناوٹ کا شائبہ تک بھی نہیں پایا جاتا- جیسے میں نے ابھی اپنے بچپن کے ایک رؤیا کا ذکر کیا ہے- کہ میں نے جنت کو دیکھا- اور جب میں ہاتھ بڑھا کر اس کا ایک پھول توڑنے لگا- تو ایک ایک پتی سے فرشتے نکل آئے- اور وہ مجھے کہنے لگے ابھی نہیں- ابھی تم زندہ ہو اس لئے جنت کا پھول توڑ نہیں سکتے- اب یہ ایسی زبان نہیں جس میں انسانی دماغ کا کوئی تعلق ہو- پھر اس رؤیا میں کوئی پریشانی نہیں کوئی اضطراب نہیں- ساری رؤیا ایک ترتیب اور تسلسل اپنے اندر رکھتی ہے- تو یہ علامتیں ہیں جن سے پتہ لگ سکتا ہے کہ جو خواب انسان کو آئی ہے- وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے- حدیث النفس ہے یا کسی بیماری کا نتیجہ- جو خوابیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوں گی ان میں بالعموم پریشان نظارے نظر آئیں گے- اور پھر وہ نظارے بھی جلد جلد بدلتے چلے جائیں گے- پھر ان میں علم غیب نہیں ہوگا- ان میں دین اور تقویٰ کی کوئی بات نہیں ہو گی- ان میں تصویری زبان نہیں ہو گی- اور یہ سب باتیں ظاہر کر رہی ہوں گی کہ ان خوابوں کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات نہیں ہے- پھر ایک بڑی بات یہ ہے کہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

حضرت قاضی محمد نذیرؒ صاحب

قرآن مجید کے کامل دین ہونے پر دس دلیلیں!

آج کل دنیا جس اقتصادی اور تمدنی بے چینی میں مبتلا ہے اس کا صحیح اور واحد حل صرف قرآن میں پایا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی آخری اور مکمل شریعت ہے۔ قرآن مجید خود مدعی ہے کہ اس کے ذریعہ دین کو کامل کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔ پس جب تک دنیا خدا تعالیٰ کے اس پسندیدہ دین کو اپنا لائحہ عمل نہیں بناتی وہ ان بے چینیوں سے نجات نہیں پا سکتی جو اسے آگ کے کنارے پر کھڑا کر رہی ہیں۔

ذیل میں میں قرآن مجید کے کامل دین ہونے کے متعلق ان بے شمار دلائل میں سے دس دلائل بطور نمونہ پیش کرتا ہوں جن سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید واقعی ایک کامل دین ہے اور دنیا کی کوئی الہامی کتاب اس کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جا سکتی۔

دلیل اول:۔ عقل سلیم ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ کامل دین کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ دین جس الہامی کتاب میں پایا جاتا ہو وہ کتاب خود دعویٰ کرے کہ وہ کامل دین کی حامل ہے۔ ورنہ اگر کتاب اس بارے میں ساکت ہو اور صرف اس کے ماننے والے اس کے کامل دین پر مشتمل ہونے کے دعویدار ہوں تو اس پر مدعی سست اور گواہ چست والی مثل صادق آئے گی اور ایسے لوگوں کا دعویٰ اور اس کتاب کی بیجا حمایت ہرگز درخور اعتناء نہ ہوگی۔

چونکہ قرآن مجید ہی خدا تعالیٰ کا کامل دین ہے اس لئے الہامی کتابوں میں سے صرف وہی اس معیار پر پورا اترتا ہے کہ وہ آپ مدعی ہے کہ وہ کامل دین کا حامل ہے۔

دلیل دوم:۔ کامل دین پر مشتمل کتاب کے لئے عقلاً یہ بھی ضروری ہے کہ وہ تمام اہم دعاوی اور اصول کے متعلق خود دلائل مہیا کرے اور پھر خود اس بات کی بھی مدعی ہو کہ وہ اپنے دعاوی کو دلائل بینہ سے ثابت کرتی ہے۔ ورنہ اگر کوئی کتاب کوئی اصل بیان کرتے ہوئے اس کے متعلق دلائل پیش کرنے سے خاموش ہو اور اس کے لئے دلائل مہیا کرنے کے لئے انسان کو ادھر ادھر مارے مارے پھرنا پڑے تو وہ کتاب کامل دین پر مشتمل قرار نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ جب وہ اپنے پیش کردہ اصول کے اثبات کے لئے دوسروں کی وکالت کی محتاج ہے تو پھر وہ کامل کہلانے کی مستحق کیسے قرار دی جا سکتی ہے۔ قرآن مجید چونکہ کامل دین ہے اس لئے وہ خود مدعی ہے کہ وہ اپنے بیان کردہ اصول کو دلائل بینہ سے خوب ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ قرآن مجید رمضان کے مہینہ میں اتارا گیا در آں حالیکہ وہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایت ہے (اور محض ہدایت ہی نہیں بلکہ ہدایت پر خود بینات (قائم کرتا) ہے (اور پھر صرف دلائل بینہ ہی پیش نہیں کرتا بلکہ اس سے بڑھ کر آپ ہی حق اور باطل میں فرق کر کے بھی دکھاتا ہے اور نتیجہ کو بنی نوع انسان کے لئے واضح کر دکھاتا ہے۔ (بقرہ)

یہ خوبی کہ دینی کتاب ہر اہم اصل کو پیش کرتے ہوئے جس کی دنیا کو اپنی روحانیت اور اخلاق اور تمدن و معاشرت اور سیاست کی اصلاح کے لئے ضرورت ہو اس پر دلائل بینہ بھی پیش کرے صرف اور صرف قرآن مجید میں ہی موجود ہے۔

دلیل سوم:۔ ہر عقل سلیم اس بات کو تسلیم کرے گی کہ کامل دین پر مشتمل کتاب کے لئے ضروری ہے کہ وہ روحانیت' اخلاق' تمدن' معاشرت اور سیاست و اقتصادیات یعنی انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں کامل رہنمائی پر مشتمل اصول پیش کرے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بھی قرآن مجید امتیازی شان رکھتا ہے۔ اور ربانی سلسلہ احمدیہ نے تمام دنیا کے علماء اور فلاسفروں کو دعوت دے رکھی ہے کہ وہ انسانی عقل سے دریافت کردہ جو اصل دنیا کی رہنمائی کے لئے پیش کریں گے اگر وہ اصل درست ہوا تو ہم اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم وہ اصل قرآن مجید میں بیان شدہ دکھا دیں گے۔ اور اگر وہ اصل بنی نوع انسان کے لئے غیر مفید ہو گا تو اس کا ناقص ہونا ہم روشن دلائل سے ثابت کر دکھائیں گے۔ یہ چیلنج آج بھی قائم ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ کہ ہم نے تجھ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جو ہر امر کو کھول کر بیان کرتی ہے۔ اور فرمانبرداروں کے لئے عظیم الشان ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔

دلیل چہارم:۔ جب کامل دین پر مشتمل کتاب کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بینات اور شواہد سے اپنے دعاوی کو ثابت کرے تو پھر اسے ایسی تعلیم پر مشتمل ہونا چاہئے جس کو منوانے کے لئے کسی جبر کی ضرورت نہ ہو بلکہ کامل دین کے لئے عقلاً ضروری ہے کہ وہ خود اس امر کی تعلیم دے کہ لوگوں کو ذہنی اور فکری آزادی دی جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید اس معیار پر بھی پورا اترتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ دین کے بارے میں کوئی جبر جائز نہیں (یعنی لوگوں کو خیالات کی آزادی دی جاتی ہے) کیونکہ (قرآن مجید کے ذریعہ) ہدایت کا راستہ گمراہی کے راستہ سے واضح طور پر الگ کر دیا گیا ہے۔ اب جو شخص طاغوت کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ ایک مضبوط سہارے کو پکڑتا ہے جس کے لئے ٹوٹنا نہیں ہے۔ (بقرہ)

نیز فرماتا ہے

اے نبیؐ! کہدو حق تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ پس جو شخص چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہئے انکار کرے۔ (کہف)

دلیل پنجم:۔ جو کتاب یہ دعویٰ کرے کہ وہ کامل دین کی حامل ہے اس کتاب کا بے مثل ہونا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ قرآن مجید خود مدعی ہے کہ یہ بے مثل کتاب ہے۔ اور اگر کسی کو اس کتاب کے بے مثل ہونے کے متعلق شک ہو تو اسے قرآن مجید یوں چیلنج کرتا ہے:۔

کہ اگر تم اس کتاب کے بارے میں شک میں مبتلا ہو جسے ہم نے اپنے بندے (محمد مصطفیٰ ﷺ) پر نازل کیا ہے تو پھر (ہمارا چیلنج ہے) کہ اس کے مثل ایک سورۃ ہی بنا لاؤ۔ اور (ہماری طرف سے یہ بھی آزادی ہے کہ) اپنے مددگاروں کو خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں بلا لاؤ۔ اگر تم (اپنے شک کرنے میں) سچے ہو۔......" (بقرہ)

اس کے بعد خدا تعالیٰ نے تحدی سے پیشگوئی فرمائی ہے کہ تم ہرگز اس کتاب کی ایک سورۃ کے مثل بھی کوئی مضمون نہیں پیش کر سکو گے۔ یہ چیلنج آج بھی قائم ہے اور رہتی دنیا تک قائم رہے گا اور دنیا ہمیشہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے نظارے بھی دیکھتی رہے گی کہ کوئی شخص اس کی مثل ہرگز نہ لا سکے گا۔

دلیل ششم:۔ کامل دین پر مشتمل کتاب کے لئے عقلاً یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خود یہ بھی دعویٰ کرے کہ اس کی تعلیم عالمگیر ہے اور وہ تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے بھیجی گئی ہے۔ ورنہ اگر مذہبی کتاب اس بارے میں خود خاموش رہے اور صرف اس کے ماننے والے اسے عالمگیر تعلیم قرار دیں تو ان کا دعویٰ قابل غور نہیں ہو گا۔ قرآن مجید اس پہلو میں بھی خود روشنی ڈالتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس کی تعلیم عالمگیر ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

کہ بابرکت ہے وہ ذات جس نے الفرقان (قرآن مجید) کو اپنے بندے پر اس لئے اتارا کہ وہ تمام جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے والا ہو۔ (الفرقان)

نیز فرماتا ہے۔ کہ اے نبیؐ! ہم نے تجھے تمام لوگوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔

پھر فرمایا یہ تمام لوگوں کے لئے بلاغ ہے۔ ابراہیم)

دلیل ہفتم:۔ جو کتاب کامل دین پر مشتمل ہو اس کے لئے عقلاً یہ بھی ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ خود اس کے ظاہر و باطن کی حفاظت کرے۔ ورنہ جو کتاب محفوظ نہ ہو اور جعل' الحاق اور تحریف لفظی و معنوی سے پاک نہ ہو اس کے متعلق انسانی روح اس بات کے لئے تسلی نہیں پا سکتی کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگ اس کتاب پر عمل کریں۔

قرآن مجید اس پہلو میں بھی کمال رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا وعدہ فرما رکھا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے

کہ یقیناً ہم نے ہی اس قرآن مجید کو جو ذکر ہے نازل کیا ہے اور یقیناً ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ظاہری حفاظت حفاظ قرآن کے ذریعہ اور باطنی مجددین امت کے ذریعہ ہوتی چلی آ رہی ہے۔

دلیل ہشتم:۔ کامل دین پر مشتمل کتاب کے لئے عقلاً یہ بھی ضروری ہے کہ وہ دائمی صداقتوں پر مشتمل ہو اور اس کا کوئی حکم قابل نسخ نہ ہو۔ قرآن مجید کو یہ شرف بھی حاصل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید کا کوئی حکم نہ اب باطل (بے فائدہ اور قابل نسخ) ہے جب کہ یہ نازل ہو رہا ہے اور نہ اس کے بعد کبھی باطل ہو گا۔ (حٰم سجدہ) بلکہ قرآن مجید کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میں تمام قائم رہنے والی اور راستی پر مبنی تعلیمیں موجود ہیں۔

دلیل نہم:۔ کامل دین پر مشتمل کتاب کے لئے ضروری ہے کہ وہ علوم غیبیہ پر بھی مشتمل ہو۔ تا ہر زمانہ میں اس کی باتیں لوگ اپنی آنکھوں کے سامنے پوری ہوتی دیکھ کر اس دین کے زندہ ہونے کی شہادت پائیں اور انہیں خدا تعالیٰ کی زندہ ہستی پر ایمان لانے کا نادر موقع ملے۔ قرآن مجید اس پہلو سے بھی کامل کتاب ہے۔ اور اس میں آخری زمانہ تک ہونے والے غیر معمولی انقلابات کی خبریں دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اور وہ اپنے غیب پر کثرت سے اطلاع صرف اپنے نبیوں کو دیتا ہے چونکہ قرآن مجید سب سے کامل نبی (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) پر نازل ہوا ہے اس پہلو میں بھی وہ کامل ہے کہ وہ سینکڑوں غیب کی خبروں پر مشتمل ہے۔

دلیل دہم:۔ وہ کتاب جو کامل دین پر مشتمل ہو عقلاً ایسی ہونی چاہئے کہ اس پر چل کر نہ صرف لوگ اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی مدارج حاصل کر سکیں بلکہ ہر زمانہ میں اس کا عملی نمونہ بھی موجود ہو۔ قرآن مجید اس پہلو میں یہ بھی دعویٰ کرتا ہے:۔

کہ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق خدا تعالیٰ پر ایمان لانے والوں اور دین پر استقامت اختیار کرنے والوں پر خدا تعالیٰ کے ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور انہیں جنت (کامیابی) کی بشارت دیتے ہیں۔ اور دنیا اور آخرت میں انہیں مدد دینے کا وعدے کرتے ہیں۔

قرآن مجید کی برکت سے ہر اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ انسان کو مل سکتا ہے اور یہ بھی قرآن مجید کے کامل ہونے کی دلیل ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت' یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے
(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

حضرت بانی سلسلہ اور سرسید احمد خان

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ دعویٰ سے ایک عرصہ قبل دین کی خدمت میں منہمک ہو چکے تھے اور خدمت کا یہ سلسلہ تعلیم اور تقریر اور تحریر تینوں رنگ میں جاری تھا آپ اپنے دوستوں کو خطوط لکھتے اور ہمدردی اسلام رکھنے والے مسلم لیڈروں اور علماء کے ساتھ آپ کی خط و کتابت رہتی تھی جس میں دین پر دیگر مذاہب کے اعتراضات اور ترقی دین کے امور کا ذکر ہوتا۔ ان ہم عصر مسلم لیڈروں میں سے ایک پولیٹیکل مصالح شناس شخصیت سرسید احمد خان صاحب بانی دارالعلوم علی گڑھ کا ذکر درج ذیل ہے جن کے ساتھ حضرت صاحب کے تعلقات زمانہ سیالکوٹ سے لے کر ان کی وفات تک قائم رہے۔ سرسید احمد خاں کا ذکر حضرت صاحب کے ساتھ سب سے پہلے آپ کے دوران قیام سیالکوٹ میں آتا ہے سید میر حسن صاحب حضرت صاحب کے قیام سیالکوٹ کے زمانے 1864ء تا 1868ء میں حضرت صاحب کی سرسید احمد خان صاحب کے ساتھ خط وکتابت کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"چونکہ مرزا صاحب پادریوں کے ساتھ مباحثہ کو بہت پسند کرتے تھے اس واسطے مرزا شکستہ تخلص نے جو بعد ازاں موحد تخلص کیا کرتے تھے اور مراد بیگ نام جالندھر کے رہنے والے تھے مرزا صاحب کو کہا کہ سید احمد خان صاحب نے تورات و انجیل کی تفسیر لکھی ہے۔ آپ ان سے خط وکتابت کریں اس معاملہ میں آپ کو بہت مدد ملے گی چنانچہ مرزا صاحب نے سرسید کو عربی میں خط لکھا...... اسی سال سرسید احمد خان صاحب' غفرلہ نے قرآن مجید کی تفسیر شروع کی تھی تین رکوع کی تفسیر یہاں میرے پاس آچکی تھی جب میں اور شیخ اللہ داد صاحب مرزا صاحب کی ملاقات کے لئے لالہ بھیم سین صاحب کے مکان پر گئے تو اثنائے گفتگو سرسید صاحب کا ذکر شروع ہوا اتنے میں تفسیر کا ذکر بھی آگیا راقم نے کہا کہ تین رکوع کی تفسیر آگئی ہے جس میں دعا اور نزول وحی کی بحث آگئی ہے فرمایا کل جب آپ آویں تو تفسیر لیتے آویں جب دوسرے دن وہاں گئے تو تفسیر کے دونوں مقام آپ نے سنے اور سن کر خوش نہ ہوئے اور تفسیر کو پسند نہ کیا۔"

(سیرت المہدی حصہ اول ص 154)

منصف سرسید

سرسید احمد خاں سے حضرت صاحب کے تعلق کا دوسرا ذکر قریباً دس سال بعد آتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ

ہندو مذہب میں زندگی کی ایک لہر آریہ سماج کے نام سے اٹھی اور دیکھتے دیکھتے ہندو مسلمان اور عیسائی بھی اس کے ممبر بن گئے آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی کو حضرت صاحب نے ہندو مت کے بنیادی عقائد پر مباحثہ کی دعوت دی اور ان کے عقائد کو وید کی رو سے غلط قرار دیا۔ پنڈت صاحب خود تو آخری دم تک مباحثہ کے لئے آمادہ نہ ہوئے البتہ امرتسر کے ایک وکیل باوا نرائن سنگھ نے لاہور کے اخبار "آفتاب پنجاب" کے کالموں میں حضرت صاحب کے ساتھ بحث کا اعلان کر دیا۔

حضرت صاحب نے جواب کے لئے "سفیر ہند" امرتسر کے کالموں کو منتخب فرمایا آپ نے 23۔ فروری 1878ء کے "سفیر ہند" میں شرائط مطلوبہ کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اس میں سے چوتھی شرط یہ تھی۔

4۔ "شرط چہارم میں باوا صاحب نے صاحبان مندرجہ ذیل کو منصفان تنقید جواب قرار دیا ہے۔ مولوی سید احمد خان صاحب' منشی کنہیالال صاحب' منشی اندرامن صاحب کو منصفان مجوزہ باوا صاحب میں کسی نہج کا عذر نہیں بلکہ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے تجویز تقرر ثالثان میں مولوی سرسید احمد خان صاحب کا نام بھی جو ہم سے اخوت (......) رکھتے ہین درج کر دیا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 4)

آگے چلنے سے پہلے بہتر ہو گا کہ سرسید احمد خاں کی خدمات کا کچھ تذکرہ کیا جائے۔

کارنامے سرسید احمد خان صاحب کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے 1857ء کے ہنگامہ کے بعد مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی اور "اسباب بغاوت ہند" کے نام سے رسالہ تحریر کیا اس کے علاوہ آپ نے لائل محمڈنز آف انڈیا میں مسئلہ جہاد پر روشنی ڈالی اور انگریزوں کو مسلمانوں کے قریب کرنے کی کوشش کی۔ اسی زمانہ میں ان کو خیال پیدا ہوا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان جو اختلافات بڑھتے جاتے ہیں اور جن کو عیسائی پادریوں کی دریدہ دہنی اور نامناسب حرکات نے اور اشتعال دلایا ہے ان کی اصلاح کی جائے چنانچہ آپ نے عیسائیوں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے لئے تبیین الکلام کے نام سے انجیل کی تفسیر لکھی اپریل 1869ء کو سرسید نے انگلستان کا سفر اختیار کیا اور مسلمانوں کی پستی اور انگریز کے عروج کا موازنہ کیا۔ اس دورے کے نتیجہ میں سرسید مغربی فلسفہ اور علوم سے اس قدر مرعوب ہو گئے کہ انہوں نے اسلام کو مغربی فلسفہ کے مطابق ڈھالنا شروع کر دیا۔

1875ء میں سرسید نے علی گڑھ میں دارالعلوم کی بنیاد رکھ کر مسلمانان ہند کی تعلیمی پسماندگی کو دور کیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کو انگریزوں کے قریب جانے کا موقع ملا۔ اور مسلمان ایک بار پھر ترقی کی منزل کی طرف رواں ہو گئے۔ مسلمان نوجوان گورنمنٹ سروس میں کام کرنے لگے اور ان میں بیداری کی ایک لہر دوڑ گئی مگر اس کے ساتھ ہی یہ نوجوان نسل مغربی فلسفہ سے بہت متاثر ہوئی۔

مدرسہ علی گڑھ کی بنیاد رکھے جانے کے 5 سال بعد 1880ء میں حضرت صاحب، آپ پر سلامتی ہو۔ نے براہین احمدیہ شائع فرمائی حضرت صاحب نے دین کو اپنی اصل شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور ثابت کیا کہ دین حق کا خدا ہی زندہ خدا ہے اور اپنے طالبوں کو اپنا چہرہ دکھاتا ہے۔ اور یہی ایک زندہ مذہب ہے۔ براہین احمدیہ کی اشاعت کے زمانہ میں مادیت کا زور تھا۔ سرسید احمد خاں نے مادیت سے مرعوب ہو کر یہ نظریہ اختیار کیا کہ الہام دل سے ہی اٹھتا ہے اور دل پر ہی پڑتا ہے۔

نجم الہند

حضرت صاحب آپ پر سلامتی ہو' سرسید احمد خان صاحب کی تعلیمی اور سیاسی خدمات کے معترف تھے مگر ان کے مذہبی خیالات اور دین کو مغربی فلسفہ کے مطابق ثابت کرانے کے سخت خلاف تھے 1885ء میں آپ نے دعوت نشان نمائی دی اور مجددیت و ماموریت پر سرفراز ہونے کا اعلان فرمایا تمام بڑے بڑے لوگوں کو آ کر نشان دیکھنے کی دعوت دی۔ آپ نے لکھا:۔

"اگر آپ آویں اور ایک سال رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کریں تو دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے آپ کو ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 21)

اسی سال نومبر 1885ء میں حضرت صاحب آپ پر سلامتی ہو' نے سرسید احمد خان صاحب اور مہاراجہ دلیپ سنگھ کے متعلق متوحش خبریں بطور پیشگوئی ہندو مسلمانوں کو سنائیں پھر بعد میں 20۔ فروری 1886ء کو ایک اشتہار بھی شائع فرمایا۔

"ہم پر خود اپنی نسبت اپنے بعض جدی اقارب کی نسبت اپنے بعض دوستوں کی نسبت اور بعض اپنے فلاسفر قومی بھائیوں کی نسبت کہ گویا نجم الہند ہیں اور ایک دیسی امیر نووارد پنجابی الاصل کی نسبت بعض متوحش خبریں جو کسی کے ابتلا اور کسی کی موت و فوت اعزا اور کسی کی خود اپنی موت پر دلالت کرتی ہیں جو انشاء اللہ العزیز بعد تصفیہ لکھی جائیں گی۔ منجانب اللہ منکشف ہوئی ہیں۔" اور ہر ایک کے لئے ہم دعا کرتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر تقدیر معلق ہو تو دعاؤں سے بفضلہ تعالیٰ ٹل سکتی ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ص 99-100)

اس میں نجم الہند سے مراد سرسید احمد خان صاحب تھے۔

(مکتوبات سرسید ص 371)

مولانا سید میر حسن صاحب کے ساتھ سرسید صاحب کے دوستانہ تعلقات تھے۔ میر صاحب نے سرسید سے مرزا صاحب کے دعویٰ الہام کے بارے میں استفسار فرمایا تو سرسید احمد خاں نے لکھا:۔

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کیوں لوگ پیچھے پڑے ہیں اگر ان کے نزدیک ان کو الہام ہوتا ہے تو بہتر...... میں سنتا ہوں کہ آدمی نیک بخت اور نمازی پرہیزگار ہیں یہی امر ان کی بزرگداشت کو کافی ہے۔"

(مکتوبات سرسید ص 297)

سرسید احمد خان صاحب سید عبدالغنی صاحب (جو مولانا سید میر حسن صاحب کے چھوٹے بھائی تھے) کے نام لکھتے ہیں:۔

"حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کی نسبت زیادہ کدو کاوش کرنی بے فائدہ ہے۔ یہ ایک بزرگ زاہد نیک بخت آدمی ہیں...... ان کی عزت اور ان کا ادب کرنا بہ سبب ان کی بزرگی اور نیکی کے لازم ہے۔"

(مکتوبات سرسید ص 611)

سرسید کی تفسیر

سرسید احمد خان صاحب نے مغربی فلسفہ اور مغربی علوم سے متاثر ہو کر قرآن مجید کی تفسیر لکھی اور اس میں نہ صرف قبولیت دعا اور الہام اور معجزات کا انکار کیا بلکہ ملائکہ اور نبوت کے متعلق اپنی تفسیر القرآن میں لکھا۔

"جن فرشتوں کا قرآن میں ذکر ہے ان کا کوئی اصلی وجود نہیں ہو سکتا۔"

(تفسیر القرآن جلد 1 ص 33)

"میں نبوت کو ایک فطری چیز سمجھتا ہوں جو انبیاء میں مقتضائے اپنی فطرت کے مثل دیگر قوائے انسانی کے ہوتی ہے۔ جس انسان میں وہ قوت ہوتی ہے وہ نبی ہوتا ہے" (تفسیر القرآن جلد صفحہ 31)

"اسی ملکہ نبوت کا جو خدا نے انبیاء میں پیدا کیا جبرئیل نام ہے۔"

(تفسیر القرآن جلد 1 ص 33)

سرسید کی تفسیر کے بارے میں سرسید کے سوانح نگار جناب نور الرحمٰن "حیات سرسید" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جدید علم کلام کی ایجاد اور اس قدر وسیع و مہتم بالشان مسئلے میں ہزاروں اختلافات اور گتھیوں کو سلجھا کر ایک سیدھی اور نئی راہ قائم کرنا معمولی کام نہ تھا اور نہ ایک ذات واحد کی کوششوں سے انجام پا سکتا تھا۔ اس لئے سرسید نے اپنے اجتہادات میں باوجود غیر معمولی لیاقت و قابلیت کے بے شمار غلطیاں کی ہیں اور بعض ایسی رکیک اور مہمل تاویلات پر اتر آئے ہیں جن کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کیونکر وہ ان طفل تسلیوں سے اپنے علمی دماغ اور تنقیدی ذوق کو مطمئن کر سکے...... لیکن اکثر مسائل ایسے بھی ہیں جہاں ان کا اجتہاد تمام دنیا سے الگ ہی ہے اور وہ تنہا ان عقائد کے حامل نظر آتے ہیں۔"

حیات سرسید شائع کردہ انجمن ترقی اردو علی گڑھ صفحہ 104-105)

"دوسری غلطی۔ سرسید کی یہ رائے سن لینے کے بعد ہر شخص ان کے مذہبی کاموں اور عقائد پر دوبارہ نظر ڈالنا چاہتا ہے اور وہ اسباب ڈھونڈتا ہے جن کی وجہ سے سرسید نے مذہبی تصانیف میں صرف اختلافات ہی نہیں بلکہ بے شمار غلطیاں بھی کیں۔ ذاتی اجتہاد میں غلطی کا امکان ہمیشہ رہتا ہے اور وہ اس موقع پر بھی خلاف توقع نہیں'

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصراللہ خان ناصر

خوش کلامی

خوش کلامی ایک اعلیٰ درجہ کا وصف ہے جو ایک انسان کو دوسرے انسان کے قریب تر لاتا ہے اور باہمی محبت و الفت کو جنم دیتا ہے۔ خوش کلامی کا ردعمل اگر خوش کلامی ہی ہو تو اس سے معاشرہ اور بھی خوش منظر نظر آتا ہے۔ تاہم اگر یہ جذبہ یک طرفہ ہو تو بھی یہ جذب و کشش کا موجب ٹھہرتا ہے اور مخاطب کے دل و دماغ سے نفرت و کدورت زائل ہونا شروع ہو جاتی ہے اور بالآخر راہ محبت استوار ہوتی ہے۔ خوش کلامی یا خوش گفتاری کا عمل جب افراد میں نشوو نما پاتا ہے تو اجتماعیت اور معاشرہ پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور بالآخر قوم میں اعلیٰ اقدار قائم ہو جاتی ہیں تو یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ خوش کلامی نقطہ آغاز ہے خوشگوار تعلقات کا۔

ایک مہذب قوم اور معاشرہ میں خوش کلامی کا وصف اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اچھے اور ہمدردانہ جذبات کا اظہار بھی حُسنِ کلام سے ہی ہوتا ہے اور افراد قوم کی عجزو انکساری اور باہمی ہمدردی کی بھی نشاندہی کرتی ہے جبکہ جہاں جذبات میں سختی، غصہ اور قساوت قلبی پائی جائے وہاں غرور اور تکبّر و نخوت کار فرما ہوتے ہیں۔ پھر ایسے گروہ، برادریاں اور قبیلے تفرقہ کا شکار ہو کر ظلم و تشدد کی رِیت اپناتے ہیں خواہ اس کے عوامل کچھ ہوں نتیجتاً امن عامہ اٹھ جاتا ہے اور پھر انتقام کے گھناؤنے سائے دیر تک اس معاشرہ پر منڈلاتے رہتے ہیں۔

زمانہ رسالتمآبؐ سے قبل جاہلی دور اور یہودی معاشرت تھی جن کی سخت دلی اور ظلم و جور انتہاء پر تھے۔ قرآن کریم کے مطابق تو بنی اسرائیل کو خاص طور پر یہ تعلیم دی گئی تھی کہ لوگوں سے اچھی بات کہو۔ اچھی بات کہنے میں لوگوں کے فائدہ اور کام کی بات کہنا اور ناصحانہ انداز مراد ہے۔ تاہم نصیحت ہو یا کوئی تحریک و تلقین اس کا آغاز خوش کلامی سے ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی اسوہ ہے جس کے نتیجہ میں پُرامن معاشرہ قائم ہوا جہاں محبت، ہمدردی اور ایثار کے اوصاف نظر آتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیمات کا خلاصہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اچھی بات سے کلام کا آغاز کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے یہ بھی تعلیم دی کہ ایک دوسرے کے ساتھ طعن و طنز کا برتاؤ نہ کریں۔ کسی فرد یا قوم کو ایسے نام سے نہ پکاریں جس سے چڑ پیدا ہو یا انہیں پسند نہ ہو۔ اسی طرح کسی کو حقیر نہ سمجھیں نہ استہزاء اور ٹھٹھا سے کام لیں جس سے دوسروں کی خفت اور تذلیل ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہایت اعلیٰ درجہ کا معاشرہ قائم کیا اس کا امتیاز محبت و اخوت اور ایثار تھا جس کا آغاز باہمی ملاقات کے آداب و اطوار تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باہمی ملاقات کے وقت تاکید فرمائی کہ ایک دوسرے کو سلامتی کی دعا دی جائے۔ اب ظاہر ہے جہاں سلامتی کی دعا ہو وہاں نفرت اور کینہ کہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ پھر بشاشت اور خوش خلقی کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

کہ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی ہی نیکی ہو۔ پھر اچھے اور پاک کلام کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

کہ دوزخ کی آگ سے بچنے کی کوشش کرو خواہ کھجور کا ایک آدھ حصہ ہی دینے کی توفیق ہو اور اگر کسی کے پاس کچھ نہیں تو وہ اچھی اور پاکیزہ بات سے کام لے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے رفق اور قول حسن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"...... رِفق اور قول حسن۔ یہ خُلق جس حالت طبعی سے پیدا ہوتا ہے اس کا نام طلاقت یعنی کشادہ روئی ہے بچہ جب تک کلام کرنے پر قادر نہیں ہوتا بجائے رِفق اور قول حسن کے طلاقت دکھلاتا ہے یہی دلیل اس بات پر ہے کہ رِفق کی جڑھ جہاں سے یہ شاخ پیدا ہوتی ہے طلاقت ہے طلاقت ایک قوت ہے اور رفق ایک خُلق ہے جو اس قوت کو محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہو جاتا ہے" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

سلامتی کی دعا، بشاشت اور خندہ پیشانی سے ملنا اور اچھی بات کہنا، کسی کا حال دریافت کرنا اپنے بھائی کی حوصلہ افزائی ہے اور یہ باتیں خوش کلامی کی ابتداء ہیں اس کے نتیجہ میں قدم اچھے اعمال کی طرف اٹھتا ہے۔ چہرے پر بشاشت نظر آنا جسے خندہ پیشانی کہتے ہیں قلبی کیفیت کی ترجمان ہے اور اپنے بھائی کے لئے محبت کے جذبات کو ظاہر کرتی ہے پس کلماتِ طیبات سے گفتگو یا خوش کلامی وہ خشت اول ہے جس پر اعمال صالحہ کی عمارت ابھرتی ہے۔ اس دور میں اس حسین معاشرہ کی تشکیل اسی ذریعہ سے ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ دور سلاماً سلاما کا نظارہ پیش کرے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 3

خدا تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی رؤیا ہوتا۔ یا انسان پر الہام نازل ہوتا ہے۔ تو ایسے رؤیا اور الہام کے نتیجہ میں انسان کے اندر عجزو انکسار بڑھ جاتا ہے لیکن جن لوگوں پر شیطان کی طرف سے کوئی الہام نازل ہو ان میں بجائے عجز اور انکسار پیدا ہونے کے کبر اور رعونت کا مادہ ترقی کر جاتا ہے۔ ذرا سا بھی الہام ہو جائے تو یکدم وہ خدا تعالیٰ کے تمام راستبازوں پر ہاتھ مارتے۔ اور ان کو اپنے مقابلہ میں بالکل ہیچ اور ذلیل سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے مقربین کی یہ علامت ہوتی ہے۔ کہ ان پر جب الہامات نازل ہوتے ہیں۔ ان کے اندر خشوع و خضوع اور انکسار بڑھ جاتا ہے۔ اور بجائے اپنی بڑائی کا اظہار کرنے کے وہ ڈرتے ہیں۔ کہ کہیں اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ہمارا امتحان ہی نہ لے رہا ہو۔ جہاں تک دعووں کا تعلق ہے وہ بھی کرتے ہیں اور یہ بھی کرتے ہیں مگر ان کے دعوے کبر اور خود پسندی کے ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور مقام قرب رکھتے ہیں وہ جب کوئی دعوے کرتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کسی کنواری سے شادی کا اقرار لیا جارہا ہے۔ انکسار اور خدا تعالیٰ کی خشیت اور عجزو نیاز ان کے اندر بہت زیادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسرا آدمی بڑی جرات اور دلیری سے ایسی باتیں کرتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا کی بادشاہت اسی کے سپرد ہے۔

ہم دیکھتے ہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر تیس سال سے الہامات نازل ہو رہے تھے مگر آپ کے اندر ان الہامات نے کوئی کبر پیدا نہیں کیا۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ انکسار آپ کے اندر پیدا ہوا۔ لیکن دوسری طرف چراغ الدین جموں والے کی کیفیت یہ تھی کہ جب اس کا اشتہار یہاں پہنچا جس میں یہ ذکر تھا کہ میں رسول ہوں۔ اس میں اس قدر دعوے کئے گئے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا وہ ساری زمین ہلا دے گا۔

میں ایک دفعہ میر مہدی حسین صاحب کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ انہوں نے مجھے وہ اشتہار سنانا شروع کر دیا۔ میں نے کہا یہ بالکل لغو اور فضول ہے۔ میں ایسی باتوں کو نہیں مان سکتا۔ تیسرے ہی دن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس کے متعلق الہام ہو گیا۔ کہ نزل بہ (دافع البلاء) اور اس طرح خدا نے بتا دیا۔ کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس میں الٰہی نور کا دخل نہیں خواہشات نفسانی کے نتیجہ میں ایسے کلمات شیطان کی طرف سے اس کے دل پر نازل ہوئے ہیں۔ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر یہ الہام نازل ہوا تو مولوی عبدالکریم صاحب فرمانے لگے میرا تو پیٹ ہی پھٹ چلا تھا۔ میں ان کی باتیں سنتا تو دل ہی دل میں کڑھتا تھا۔ مگر کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔ اور میری سمجھ میں ہی یہ نہیں آتا تھا کہ یہ کیا بات ہے۔ کہ جو لوگ پہلے ایمان لائے جنہیں مختلف خدمات کا موقعہ ملا۔ جو صحبت میں رہے ان کو تو یہ برکت نہ ملی اور جموں میں ایک ایسے شخص کو بیٹھے بیٹھے یہ برکت مل گئی۔ جو صرف چند ماہ سے احمدی ہوا ہے۔ اور جسے صحبت میں بیٹھنے کا بھی موقعہ نہیں ملا۔

استخارہ کے بعد کا خواب ایک دوست نے عرض کیا ایک استخارہ کے بعد بھی نفسانی یا شیطانی خواب آسکتی ہے۔

فرمایا اگر خدا پر توکل کرنے کی بجائے خواہش طبیعت پر غالب ہو۔ تو نفسانی خواب بھی آسکتی ہے۔ ضروری نہیں کہ استخارہ کے بعد جو خواب بھی آئے خدا کی طرف سے ہی ہو۔ سوال تو یہ ہے کہ استخارہ کس اخلاص سے کیا گیا ہے۔ جیسے اخلاص سے ہوگا۔ ویسا ہی نتیجہ نکلے گا۔

(الفضل 3 جون 1944ء)

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

لیکن ایک اور سبب بھی تھا جس نے سرسید کو بعض جگہ نہایت ہی افسوسناک غلط فہمیوں میں مبتلا کر دیا۔

سرسید نے انگریزی حکومت کے عروج واقبال کے ساتھ ہی مغربی علوم کی روشنی اور چمک دیکھی تھی...... گویا وہ جدید ترقیات سے اس درجہ متاثر اور مرعوب ہو چکے تھے کہ بغیر غورو فکر کے ان کو قبول و تسلیم کر لیتے تھے چنانچہ ان کے اکثر کاموں میں یہ مغرب پرستی یا اس کا غیر محسوس اثر نمایاں ہے مذہبی اجتہاد کے معاملے میں بھی ایسا ہی ہوا کہ اول انہوں نے مغربی علم و حکمت کو حقائق سمجھ لیا اور پھر مذہب میں تاویل کی لَے اس قدر بڑھائی کہ بجائے مغربی علوم کے مذہب ہی کو جھکنا پڑا۔ مجتہدانہ حیثیت میں یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔"

(حیات سرسید صفحہ 107-108)

سرسید کا یہ میلان طبع اس قدر بڑھا کہ ایک روز حضرت صاحب کی محفل میں بھی اس کا ذکر آ گیا۔ اس پر آپ نے جو فرمایا وہ ملفوظات جلد چہارم میں اس طرح درج ہے۔

"سید احمد صاحب کے یورپ کی طرف میلان پر فرمایا کہ انسان جس شے کی طرف پوری رغبت کرتا ہے تو پھر اسی کی طرف اس کا میلان طبعی ہو جاتا ہے اور آخر کار وہ مجبور ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 ص 163)

حضرت صاحب چونکہ مامور من اللہ تھے آپ نے سرسید کے خیالات باطلہ کی آئینہ کمالات (.....) مصنفہ 1892ء میں تردید فرمائی اور دین کو اصلی شکل و صورت میں پیش کیا۔ آپ نے سرسید احمد خان کا نام لے کر ان کے اوہام باطلہ کا رد کیا۔

برکات الدعا کی تصنیف

سرسید احمد خان صاحب نے رسالہ الدعاء والاستجابۃ میں لکھا کہ استجابت دعا دراصل کوئی چیز نہیں فقط دل کی تسلی کا ہی دوسرا نام ہے ورنہ دعا کا قبول ہونا بالکل بے معنی بات ہے۔ خدا اپنے کام سے غرض رکھتا ہے کسی کی دعائیں وغیرہ نہیں سنتا اس لئے حضرت صاحب نے سرسید مرحوم کے رسالہ کے جواب میں "برکات الدعا" اپریل 1893ء میں تصنیف فرمائی جس میں آپ نے ان کے پیش کردہ دلائل کو معقولی اور منقولی رنگ میں رد فرمایا اور خارجی وحی اور دعا کی قبولیت کے متعلق اپنا تجربہ بطور ثبوت پیش کیا اور اس میں وہ تمام طریقے تحریر فرمائے جن کے ذریعہ انسان اس مقام پر جا پہنچتا ہے جہاں بندہ کی دعائیں جناب الٰہی میں مستجاب ہوتی ہیں۔

حضرت صاحب نے اس کتاب کے آخر میں ایک نظم لکھی اور سرسید کو دعوت دی کہ مجھ سے دعا کے مستجاب ہونے کے نمونے دیکھ لو۔ ان نمونوں میں سے جو آپ نے سرسید احمد خان صاحب کے سامنے پیش کئے ایک نمونہ لیکھرام پشاوری کی پیشگوئی بھی تھی۔

(جاری ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 26- جون 1998ء

12-35 رات-چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں امام صاحب کے ساتھ-
1-00 رات-فرام دی آرکائیوز-تبرکات
2-10 رات-ہومیوپیتھی کلاس-
3-15 رات-ڈچ زبان سیکھئے
4-40 صبح-چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں- امام صاحب کے ساتھ
5-10 صبح-لقاءمع العرب
6-10 ” تاریخ احمدیت پروگرام نمبر46
6-45 صبح-درثمین
7-10 صبح-اردو کلاس
8-25 صبح-ڈچ زبان سیکھئے
8-55 صبح-ہومیوپیتھی کلاس
10-40 صبح-چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
11-10 دوپہر-پشتو پروگرام درس الحدیث
11-50 دوپہر-فرام دی آرکائیوز تقریر حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب جلسہ سالانہ ربوہ 1958-
12-45 دوپہر لقاءمع العرب
2-00 دوپہر-اردو کلاس
3-05 دوپہر-کمپیوٹر سب کے لئے
4-45 سہ پہر-نظم-درود شریف
5-00 سہ پہر خطبہ جمعہ ریکارڈنگ 98-6-19
7-40 شام لقاءمع العرب
8-55 رات-خطبہ(دوبارہ)
10-25 رات-اردو کلاس

ہفتہ 27- جون 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ
1-10 رات-طبی معاملات-فلو
1-40 رات-خطبہ جمعہ دوبارہ
4-30 صبح- چلڈرنز کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
5-00 صبح-لقاءمع العرب
7-10 صبح-اردو کلاس
8-10 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ
11-30 دوپہر سرائیکی پروگرام خطبہ جمعہ 98-2-6 کا ترجمہ
12-30 دوپہر طبی معاملات-فلو
1-05 دوپہر-لقاءمع العرب-
2-10 دوپہر-اردو کلاس-
3-10 دوپہر-ڈاکومنٹری-فوٹوگرافی-حصہ 6
4-35 سہ پہر سویڈش زبان سیکھئے
6-55 شام چلڈرنز کارنر امام صاحب کے ساتھ
8-10 رات لقاءمع العرب-
9-15 رات- تفسیر الکبیر
10-25 رات-اردو کلاس

اتوار 28- جون 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز ربوہ
1-00 رات- مجلس سوال وجواب
2-30 رات- چلڈرنز کلاس-امام صاحب کے ساتھ
3-35 رات-سویڈش زبان سیکھئے
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز ربوہ
5-10 صبح ایم ٹی اے ورائٹی-فوٹوگرافی حصہ 6
5-40 صبح-لقاءمع العرب
6-50 صبح- تقریر دعوت الی اللہ کی اہمیت
7-20 صبح-اردو کلاس
8-35 صبح-سویڈش زبان سیکھئے
8-55 صبح- چلڈرنز کلاس- امام صاحب کے ساتھ
10-40 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز ربوہ
11-00 دوپہر-خطبہ جمعہ(دوبارہ)
12-05 دوپہر- مجلس سوال وجواب
1-40 دوپہر-لقاءمع العرب-
2-45 دوپہر-اردو کلاس-
4-35 سہ پہر-چینی زبان سیکھئے
6-55 شام-انگریزی دان احباب سے حضرت صاحب کی ملاقات
8-00 رات لقاءمع العرب-
10-30 رات-اردو کلاس

سوموار 29- جون 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- چلڈرن ورکشاپ نمبر5
1-15 رات- درس القرآن از حضرت صاحب
2-50 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی-حصہ دوم
3-15 رات-چینی زبان سیکھئے
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- چلڈرن ورکشاپ نمبر5
5-30 صبح-لقاءمع العرب
6-35 صبح-ایم ٹی اے-امریکہ انٹرویو از ڈاکٹر طارق شریف
7-05 صبح-اردو کلاس
8-10 صبح-چینی زبان سیکھئے
8-45 صبح- حضرت صاحب کی انگریزی دان دوستوں سے ملاقات
10-45 صبح-چلڈرنز کارنر-ورکشاپ نمبر5
11-30 دوپہر-درس القرآن
1-10 دوپہر-لقاءمع العرب-
2-15 دوپہر-اردو کلاس-
3-20 دوپہر-سپورٹس فٹبال فائنل 1997ء
4-35 سہ پہر-نارویجین زبان سیکھئے
7-05 شام-ہومیوپیتھی کلاس
8-10 رات-لقاءمع العرب-
10-30 رات-اردو کلاس

منگل 30- جون 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنز- حضرت صاحب سے ملاقات
1-10 رات-روحانی خزائن
1-50 رات ایم ٹی اے ورائٹی- لجنہ کی پہلی 14 ممبرات کا تعارف
2-10 رات-ہومیوپیتھی کلاس
3-15 رات-نارویجین زبان سیکھئے
4-45 صبح-چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
5-20 صبح-لقاءمع العرب
6-25 صبح-سپورٹس-فٹبال فائنل
6-55 صبح-اردو کلاس
7-55 صبح-نارویجین زبان سیکھئے
8-25 صبح- ایم ٹی اے ورائٹی- اجتماع خدام الاحمدیہ کراچی 1998ء
8-50 صبح-ہومیوپیتھی کلاس
10-50 صبح-چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
11-25 دوپہر پشتو پروگرام-خطبہ جمعہ کا ترجمہ
12-30 دوپہر-روحانی خزائن
1-15 دوپہر-لقاءمع العرب-
2-15 دوپہر-اردو کلاس-
3-30 دوپہر-طبی معاملات-بواسیر
4-30 سہ پہر-فرنچ زبان سیکھئے
7-10 شام-ترجمۃ القرآن کلاس
8-15 رات-لقاءمع العرب-
10-30 رات-اردو کلاس

بدھ یکم جولائی 1998ء

12-35 رات-چلڈرنز کارنر-امام صاحب کے ساتھ آیئے نماز سیکھیں
1-05 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- سیرت حضرت حافظ غلام رسول صاحب
1-45 رات- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات نمبر130
2-10 رات-ترجمۃ القرآن کلاس
3-15 رات-فرنچ زبان سیکھئے
4-45 صبح چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں۔
5-10 صبح لقاءمع العرب
6-10 صبح-طبی معاملات
6-45 صبح-اردو کلاس
7-50 صبح-فرنچ زبان سیکھئے
8-25 صبح-سیرت النبی ﷺ از حضرت مصلح موعود
8-50 صبح-ترجمۃ القرآن کلاس
10-45 صبح-چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں
12-00 دوپہر اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
12-25 دوپہر- سیرۃ حضرت حافظ غلام رسول صاحب
1-05 دوپہر-لقاءمع العرب-
2-05 دوپہر-اردو کلاس-
3-10 دوپہر-ایم ٹی اے ورائٹی-میزبان مسعود احمد خان دہلوی
4-35 سہ پہر ترکش زبان سیکھئے
7-15 رات-ترجمۃ القرآن
8-20 رات-لقاءمع العرب
10-30 رات-اردو کلاس

جمعرات 2- جولائی 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
1-00 رات-المائدہ
1-25 رات- ایم ٹی اے لائف سٹائل- پیرہن
2-00 رات-ترجمۃ القرآن کلاس
3-05 رات-ترکی زبان سیکھئے
3-35 رات-ایم-ٹی-اے-ورائٹی-آرٹ کی ایک نمائش
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر-
5-10 صبح لقاءمع العرب
6-45 صبح-اردو کلاس
7-50 صبح-ترکش زبان سیکھئے
8-20 صبح ایم ٹی اے ورائٹی- مسعود احمد خان دہلوی صاحب
8-50 صبح-ترجمۃ القرآن کلاس
10-30 صبح-چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
11-00 دوپہر سندھی پروگرام خطبہ جمعہ
12-00 دوپہر-ایم ٹی اے لائف سٹائل-پیرہن
12-35 دوپہر-لقاءمع العرب
1-35 دوپہر-اردو کلاس
2-40 دوپہر-کوئز تاریخ احمدیت
3-20 دوپہر-درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ
4-30 سہ پہر ڈچ زبان سیکھئے-
7-10 رات ہومیوپیتھی کلاس-
8-15 رات-لقاءمع العرب
10-30 رات-اردو کلاس

درخواست دعا

○ محترمہ سعیدہ احسن صاحب ربوہ سے تحریر کرتی ہیں۔
میرے بھائی عزیزم مکرم محمد ارشد قریشی کو 22- جون کو علی الصبح ہارٹ اٹیک ہوا۔ فوری طور پر فضل عمر ہسپتال کی خدمات میسر آگئیں۔ اور C.C.U. میں داخل کرلیا گیا۔ علاج ہو رہا ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم جاوید منظور سیٹھی صاحب ولد منظور الحق سیٹھی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے پیشاب کے ساتھ خون آنے کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ عمر ہسپتال لاہور میں پروفیسر فرحت اللہ یورالوجسٹ کے زیر علاج ہیں۔

ضروری اعلان

○ گرمیوں کی تعطیلات میں واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں خصوصی کلاسز نصاب وقف نو اور زبانیں سکھانے کے سلسلہ میں خصوصی توجہ دی جائے۔ (وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ :23 جون-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

24جون غروب آفتاب	7-21
25جون طلوع آفتاب	5-01

عالمی خبریں

چین نے کہا ہے کہ پاکستان اور ایران کو ایٹمی اسلحہ نہیں دیا جائے گا۔ فی الحال کسی ملک کو میزائل فروخت کرنے کا ارادہ نہیں۔ حیرت ہے کہ بھارت نے ایٹمی دھماکوں کی وجہ چین کو قرار دیا ہے۔

روس بھارت کو پرتھوی میزائل فائر کرنے والی کشتیاں فراہم کرے گا۔ یہ کشتیاں ملنے کے بعد بھارت پرتھوی میزائل کو زمین کے ساتھ ساتھ سمندر سے بھی فائر کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

سعودی عرب اور امریکہ کی خفیہ ایجنسیوں کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ سعودی عرب میں 1996ء میں امریکی اڈے پر ہونے والے بم دھماکہ جس میں 19۔ افراد ہلاک اور 500 سے زائد زخمی ہو گئے تھے کی تحقیقات روک دی گئی ہیں۔

برطانیہ نے بھارت کی اس پیش کش کو مسترد کردیا ہے کہ ایٹمی تجربوں کے جامع معاہدے اور ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے این پی ٹی پر مشروط طور پر دستخط کرنے کو بھارت تیار ہے۔

اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے کہا ہے کہ یروشلم میں یہودی بستیوں کی تعمیر کوئی نہیں روک سکتا۔ یہودیوں کی آباد کاری ہر حال میں ہو گی۔ بلکہ شہر کے ارد گرد بھی بستیاں تعمیر کرائیں گے۔ امریکی دباؤ قبول نہیں کریں گے۔

بھارتی وزیر داخلہ ایل۔ کے۔ ایڈوانی نے کہا ہے کہ بھارت کے خلاف پاکستانی کارروائیوں کا بھرپور جواب دیں گے۔ پاکستان غیر اعلانیہ جنگ میں تیزی لا رہا ہے۔ جس سے جارحیت کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

سلامتی کونسل نے عراق کو 30 کروڑ ڈالر کے فاضل پرزے خریدنے کی اجازت دے دی ہے تاکہ وہ تیل صاف کرنے کے لئے اپنے کارخانوں کو چلا سکے۔ جو فاضل پرزے نہ ملنے کی وجہ سے بیکار پڑے ہیں۔ لیکن عراق نے سلامتی کونسل کی اس پیشکش کو مسترد کردیا ہے اور کہا ہے کہ آپ کی فیاضی کا شکریہ۔ ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ عراق پر عائد تمام پابندیاں ختم کی جائیں۔ ہم اپنے تمام کیمیائی اور جراثیمی ہتھیار تلف کر چکے ہیں۔ معائنہ کار بھی تلاشی لے چکے ہیں۔ اب پابندیاں بلاجواز ہیں۔

سربیا کے علاقہ کسووو میں مسلمانوں پر سرب فوج اور پولیس کا تشدد کس طرح ختم کیا جائے۔ یہ مسئلہ سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ روس اور امریکہ میں اس بارہ میں شدید اختلافات ہیں کہ سربیا کے خلاف فوجی کارروائی کی جائے روسی صدر یلسن نے انتباہ کیا ہے کہ کسووو کے مسئلے پر فوجی کارروائی سے پہلے اقوام متحدہ سے اس کی منظوری لی جائے۔ ورنہ سرد جنگ شروع ہو جائے گی۔ امریکہ نے اس کا دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ سرد جنگ تو اپنی موت مر چکی ہے۔ سرب حکومت نے سرحد بند کر دی ہے۔ جان بچانے کے لئے دوسرے ممالک جانے والے 70 ہزار مسلمان سرحد پر پھنس گئے ہیں۔

ترکی نے کہا ہے کہ یونان یورپی برادری کی شہ پر تصادم کا رستہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ ترکی کے ساتھ تنازعہ میں یورپی برادری نے یونان کی بلاوجہ حمایت کی ہے یونان اور ترکی میں تصادم ہوا تو اس کی ذمہ داری یورپی برادری پر ہو گی۔

گنی بساؤ میں فوج اور باغیوں میں جنگ شدت اختیار کر گئی ہے اور سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم کا فیصلہ واپس نہیں لیا۔ رابطے مکمل ہونے پر کام شروع کردیا جائے گا۔

وفاقی حکومت نے 99-1998ء کے لئے نئی تجارتی پالیسی کا اعلان کردیا ہے۔ جس کے تحت خام مال پر کسٹمز ڈیوٹی سیلز اور ود ہولڈنگ ٹیکس ختم کردیا گیا ہے۔ سونے کی درآمد پر ڈیوٹی کم کرکے ایک ڈالر فی تولہ کردی گئی ہے۔ وطن واپسی پر آنے والے پاکستانی 5 فیصد ڈیوٹی دے کر ایک کلو سونا لا سکیں گے۔ چینی کی درآمد ختم کردی گئی ہے اسی طرح پلاسٹک سکریپ کی درآمد ممنوع کردی گئی ہے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے خلاف احتساب بیورو کی جانب سے دائر ریفرنس میں درج کئے گئے ان تمام اثاثوں سے لاتعلقی کا اعلان کردیا ہے جو ریفرنس کے مطابق بیرون ملک موجود ہیں۔ ان کے وکیل اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بیان حلفی دینے کو تیار ہیں۔ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کو اثاثے منجمد کرنے کا اختیار ہی نہیں تھا۔

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ قومی ایجنڈے پر عمل درآمد کے لئے بچہ بچہ ساتھ دے۔ آج سے چائے چھوڑ دیں۔ عورتیں گھی کا ایک چمچ کم کردیں۔ نوجوان نوکریوں کے پیچھے نہ بھاگیں۔ یہ قوم و ملک کے لئے اچھی نہیں ہوتیں وہ قرضے لے کر اپنا کام شروع کریں۔

صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ میری دلی خواہش ہے کہ نفاذ اسلام کی سعادت مجھے حاصل ہو۔ کراچی کے واقعات میں "را" ملوث ہے کالاباغ ڈیم پر میرا اور وزیر اعظم کا ایک ہی موقف ہے۔

پاکستان عوامی اتحاد کے صدر پروفیسر طاہر القادری نے کہا ہے وزیر اعظم ہیرو بننے کے شوق میں ملک کو ہیروشیما نہ بنادیں۔ کالاباغ ڈیم کے لئے بجٹ میں ایک پیسہ بھی نہیں رکھا گیا۔ اور وسائل میں بھی کوئی نشاندہی نہیں کی گئی۔ لوگوں کی عزت جان اور مال کے تحفظ میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔

کھاریاں میں ایک ہی گھر کے 3 بچے بجلی کا کرنٹ لگنے سے جاں بحق ہو گئے ہیں۔

ایک جائزے کے مطابق ملک بھر میں 139 ایئر پورٹس قائم ہیں۔ جن میں سے لاہور۔ کراچی۔ اسلام آباد اور پشاور کے ایئر پورٹس منافع پر چل رہے ہیں۔ جبکہ 135 ایئر پورٹس جن میں ملتان۔ فیصل آباد۔ بہاولپور۔ رحیم یار خان۔ میانوالی۔ حیدر آباد۔ نواب شاہ سکھر۔ مظفر آباد۔ سیدو شریف اور کوئٹہ شامل ہیں خسارے میں جا رہے ہیں۔

گرمی کی شدید لہر سے چنیوٹ بتو کی اور چیچہ وطنی میں 20۔ افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔

گاڑی برائے فروخت
سوزوکی کیری ڈبہ LXD 3542 بولان ماڈل 1997ء نہایت اچھی حالت میں سفید رنگ۔ برائے فروخت ہے۔
رابطہ۔ الفضل ربوہ۔ فون 213029

حیرت انگیز سیل
برقعوں کیلئے ڈبل جارجٹ جاپانی نمبرا کوالٹی کے ان سلے اور ریڈی میڈ کوٹ برقعے 500 نئے رنگ ● اب ہر کوٹ برقعے میں 25 روپے کی سپیشل رعایت۔
اس کے علاوہ جاپانی سوٹ پرنٹ و سادہ مکمل ورائٹی سیل کی قیمت میں خریدیں
صرف چند ہفتوں کیلئے اس سیل سے بھرپور فائدہ اٹھائیں
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ 568

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 212515 رہائش: 212300

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ۔ فون نمبر 212034
اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز ☆ تجربہ کار اساتذہ ☆ جدید ترین Pentium کمپیوٹرز Network اور مکمل ائر کنڈیشنڈ لیبارٹری ☆ ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۔/300 روپے
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار ● خدمت ● دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور با ماحول رہائش
● مکانات ● پلاٹ ● دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
ربوہ
فون: 212508

بقیہ بیرون